# آ سہیلی بوجھ پہیلی

(کہہ مکرنیاں)

عادل اسیر دہلوی

# آ سہیلی بوجھ پہیلی

(کہہ مکرنیاں)

عادلؔ اسیر دہلوی

ملک بک ڈپو

3212، ترکمان گیٹ، دہلی۔ 110 006

RekhtaDownload.com

سلسلۂ مطبوعات ——— ۲۳

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

ISBN 81-87944-22-6

نام کتاب : آ سہیلی بوجھ پہیلی

مصنف : عادلؔ اسیر دہلوی

صفحات : 48

تعداد : 1000

اشاعت : (اول 2003ء) دوم 2004ء

قیمت : پندرہ روپے =/15

ناشر : ملک بک ڈپو

3212، ترکمان گیٹ، دہلی۔ 110006

مطبع : انیس آفسیٹ پرنٹرس

کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ 110002

AA SAHELI BOOJH PAHELI

By: Aadil Aseer Dehlavi

MALIK BOOK DEPOT

3212, Turkman Gate, Delhi- 110006

E-mail: adabatfal@hotmail.com

Mobile:098 99 711 762

Price: Rs. 15/-

# عادلؔ اسیر کی کہہ مُکرنیاں

عراق رضا زیدی

عادلؔ اسیر دہلوی کے نام سے میرا تعارف گلستانِ سعدی کے ذریعے ہوا تھا جس کا انھوں نے ''گلستاں کی کہانیاں'' کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا تھا۔ ان سبھی کہانیوں کا انتخاب و ترجمہ بچوں کے لیے کیا گیا تھا۔ ابھی اس کتاب کا تأثر ختم بھی نہ ہوا تھا کہ رُباعیاتِ عمر خیام کا ترجمہ بطور اردو رُباعی ''نغمہ خیام'' دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی۔ ایک تو رُباعیات خیام کا ترجمہ اور وہ بھی رُباعی کا رُباعی میں دیکھ کر موصوف سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہُوا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ایران کلچر ہاؤس اکثر میں بھی جاتا تھا اور عادل اسیر بھی آتے تھے مگر تعارف نہ ہوا تھا۔ ایک روز اقبال کی رُباعی کے موضوع پر گفتگو جاری تھی۔ راقم کا ایک مضمون ''اقبال کی بحریں'' شایع ہو چکا تھا اور یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی تھی کہ اقبال کے کلیات میں صرف ایک رُباعی ہے۔ اس دعوے کے ساتھ ہی ایک شخص نے اس رُباعی کا حوالہ

''بانگ درا'' میں مزاحیہ کلام کے حوالے سے دیا تو میں حیران رہ گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ عادلؔ اسیر ہیں جن سے ملنے کا مجھے بے حد اشتیاق تھا۔

عادلؔ اسیر دہلوی کی زندگی بچوں کے ادب کے لیے وقف ہے۔ موصوف کے تبحر علمی کا یہ عالم کہ جس موضوع پر گفتگو ہوتی کتابوں کے حوالے سے بات کی جاتی۔ یہ بھی انکشاف ہُوا کہ جناب کو اردو اور فارسی دونوں زبانوں پر دسترس حاصل ہے۔ فارسی ادب سے لگاؤ بھی خود ساختہ ہے اور اپنی ذہنی کاوش، لگن اور محنت سے یہ زبان سیکھی تھی۔ رُباعی جیسی مشکل صنف سخن سے شغف ہوا تو رُباعیات کے چار مجموعے شایع کیے جن میں سے تین مجموعے تو صرف بچوں کے لیے ہیں۔ رُباعیات عمر خیام کو اردو رُباعی میں ترجمہ کرنے کا بیڑا اُٹھایا تو ''نغمہ خیام'' کے نام سے ترجمہ کر کے کتاب شایع کی۔ بچوں کے ادب سے پیار ہُوا تو اپنے تخلیقی کام کے ساتھ ماضی کے ادب کا تعارف بھی کرانے لگے۔ ''بچوں کے اسماعیل'' اور ''بچوں کے اقبال'' جس کی مکمل مثالیں ہیں۔ اسماعیل میرٹھی کو میں نے اپنے والد سے پڑھا تھا اور چاہتا تھا کہ یہ وراثت میرے بچوں تک بھی پہنچے۔ اس لیے ''بچوں کے اسماعیل'' دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ مولانا اسماعیل میرٹھی کی اکثر نظمیں مجھے ازبر تھیں۔ عادل اسیر دہلوی کچھ بھی پڑھیں لکھیں اُن کے

تحت الشعور میں بچوں کا ادب کروٹیں لیتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ اپنے مشاہدات و تجربات کو سپرد قلم کرتے ہیں تو اُس میں خود بہ خود بچوں کا ادب موجیں مارنے لگتا ہے۔ وہ ایک ہمہ اصناف شاعر ہیں اور ہر صنف سخن سے بچوں کو متعارف کرانے میں مصروف ہیں۔ بچوں کے لیے لکھنا کتنا مشکل کام ہے اس کا اندازہ اس وقت ہُوا جب عادلؔ اسیر کا کلام پڑھا جو نہایت سادہ، دلکش، آسان اور رواں لگا۔ ساتھ ہی یہ بھی محسوس ہُوا کہ یہ لکھنا تو بہت آسان ہے۔ لیکن جب کوشش کی گئی تو یہ مقولہ یاد آیا کہ اچھے کلام کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ پڑھنے پر معلوم ہو کہ ہم بھی ایسا کہہ سکتے ہیں لیکن جب لکھنے بیٹھیں تو کہہ نہ سکیں۔

عادلؔ اسیر کو عروض پر مکمل دسترس حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اُن سبھی اصناف سخن پر طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں جن کا تعلق عروض یا چھند سے ہے۔ رُباعی، دوہا، اور اب کہہ مُکرنی، یہ سبھی اصناف عروضی شکنجے یا چھندک و دھان کو سمجھے بغیر کہنا ناممکن ہیں۔

راقم فقط امیر خسروؔ کی کہہ مُکرنیوں سے واقف تھا لیکن عادل اسیر سے معلوم ہُوا کہ ہندوستان اور پاکستان میں کہہ مُکرنیوں کے کئی مجموعے چھپ چکے ہیں۔ پاکستان میں شان الحق حقی کا "نذر خسرو" کہہ مُکرنیوں اور پہیلیوں کا مجموعہ

تھا۔ مجھے کیونکہ عادلؔ اسیر کی کہہ مُکرنیوں کا تعارف لکھنا تھا ایسے موقع پر اکثر شعرا اپنے پیش رووں کی کاوشوں پر پردہ ڈالتے ہیں لیکن یہ عادل اسیر کا بڑا پن ہے کہ اُنھوں نے شان الحق حقی کی کہہ مُکرنیوں کا ہی تعارف نہیں کرایا بلکہ ہندوستان میں شایع شدہ کہہ مُکرنیوں پر مشتمل کئی دوسری کتابوں کے بارے میں بھی بتایا۔

عادلؔ اسیر کی کہہ مُکرنیاں پڑھنے کے بعد مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ وہ صرف دلّی کے باشندے ہی نہیں ہیں بلکہ یہاں کی روایتوں کے دل دادہ بھی ہیں۔ وہ روایتیں اور تہذیبی اقدار جو آج یا تو عنقا ہو چکی ہیں یا ہوتی جا رہی ہیں۔ وہ اُن کو اپنی شاعری کے ذریعے ایک پاسبان اقدار بن کر کتابوں کے ذریعے زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ آج ٹیلی ویژن نے نانی اماں سے کہانیاں سُننے کی روایت کو چھین لیا ہے۔ وہ روایت جو بچوں کو مذہب شناسی، انسان دوستی اور وطن پرستی کے لیے آمادہ کر کے نیک، شریف، پُرخلوص، وفاشعار اور فرماں بردار بنا دیا کرتی تھی۔ عادل اسیر ایک بار پھر اپنی شاعری کے ذریعے بچوں کے سامنے سابقہ اقدار کے وہ تمام تہذیبی نقوش اُبھارنا چاہتے ہیں جو مٹ رہے ہیں۔ وہ اپنی پُرانی روایات کا خاکہ بڑے دلچسپ انداز میں پیش کر کے بچوں کے معصوم ذہنوں پر نقش کرنا چاہتے ہیں اور اس کام کے لیے اُنھوں نے رُباعی اور دوہے سے زیادہ کہہ مُکرنی

کوموزوں جانا ہے۔ کیونکہ اس صنف سخن میں براہ راست قاری کوسوچنا پڑتا ہے۔ پہیلیاں بھی ہماری روایت کا ایک اہم حصّہ رہی ہیں۔ خصوصاً امیر خسرو کی پہیلیاں وقت گزارنے کے لیے بوجھی جاتی رہی ہیں۔ یہ کہہ مُکرنیاں بھی پہیلیوں کی ایک شکل ہیں جن میں یوں تو جواب موجود رہتا ہے لیکن شعر پڑھتے ہوئے ذہن جستجو تلاش اور سوچ میں ڈوب جاتا ہے۔

جہاں تک راقم نے ان کہہ مُکرنیوں کو سمجھا ہے یہ بحر متقارب کے وزن پر موزوں معلوم ہوتی ہیں۔ یہ بحر اردو شاعری میں خاصی رواں سمجھی جاتی ہے۔ کہہ مُکرنی کا پہلا دوسرا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔ اوران دونوں مصرعوں میں پہیلی کا خاکہ یا ہیولیٰ تیار ہوتا ہے۔ تیسرا مصرع ایک الگ قافیہ میں ہوتا ہے۔ چوتھے مصرع کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے پہلے حصّے میں ایک غلط جواب ہوتا ہے جو اکثر دوسری سہیلی کی زبان سے ادا ہوتا ہے۔ جس میں مکالمہ کا انداز خود بخود در آتا ہے۔ دوسرے حصّے میں پہلی سکھی کو کہنا ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہے اور یہ بات زور دینے کے لیے انکاریہ سے شروع ہوتی ہے۔ اس طرح آخری چوتھا مصرع عجیب مزہ دیتا ہے۔ بچے اس سے بہت محظوظ ہوتے ہیں اور اکثر یہ اشعار اُن کے ذہن و دل پر نقش ہو جاتے ہیں۔ زبان نہایت سادہ اور روزمرہ میں استعمال ہونے والی ہوتی ہے۔ جس سے بچوں کے ذہن پر کوئی بوجھ نہ

پڑے اور وہ ہر بات آسانی سے سمجھ لیں۔ عادل اسیر کی کہہ مکرنیاں مذکورہ بالا تمام خصوصیات کی حامل ہیں۔ اس مجموعے میں علم کی جستجو پیدا کرنے والی یہ کہہ مکرنی ملاحظہ ہو:۔

پڑھنے لکھنے میں کام آئے
ابو جی بازار سے لائے
جس کے لیے بے چین تھی آپی
اے سکھی کاغذ
نا سکھی کاپی

پڑھنے لکھنے میں کتاب، قلم اور کاپی وغیرہ کا استعمال برابر سے ہوتا ہے لیکن کاپی ہی ایسا محور ہے جو قلم اور کتاب میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ کاپی کے لیے آپی کے قافیے کا اتنا خوبصورت استعمال اور بچوں کے لیے لفظ ''آپی'' کتنے ہی رشتوں کو اُجاگر کر رہا ہے۔ ہندوستانی تہواروں میں عید، محرم، دیوالی اور ہولی ایک زمانے تک مل جُل کر منائے جاتے تھے۔ آج سیاست نے ان تہواروں کو مخصوص مذہبی فرقوں تک محدود کر دیا ہے لیکن عادل اسیر ان تہواروں کو مشترکہ کلچر کا ایک حصّہ مانتے ہیں اور ہولی کی اہمیت بچوں پر اس طرح واضح کرتے ہیں:۔

رنگوں کی بوچھار میں آئے
پیار محبت ساتھ وہ لائے
مِل کر کھیلیں آ ہمجولی
اے سکھی نائک
نا سکھی ہولی

اردو ادب میں خسرؔو اور غالبؔ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ایک زمانہ تھا جب اردو کے ذریعے ہی بچوں کا ذہنی ارتقاء ہوتا تھا۔ یہی وہ زبان ہے جس میں ہر رشتے کے لیے ایسے الفاظ موجود ہیں جو ایک صالح اور پاکیزہ معاشرے کو جنم دیتے ہیں۔ آج بچے کیا بڑے بھی ان تکلفات سے ناواقف ہیں۔ عادلؔ اسیر دہلوی چاہتے ہیں کہ لوگ غالبؔ اور خسرؔو کے نام سے واقف ہوں اور ان کو جانیں اور جب اُن کو پہچانیں گے تو اُن کی زبان کی طرف خود بخود راغب ہو جائیں گے۔ ایک کہہ مُکرنی میں امیر خسرو کی تین خصوصیات اجاگر کی ہیں:-

موسیقی کا ماہر بھی تھا
صوفی بھی تھا شاعر بھی تھا
کوئی اُس کا نام تو بوجھو
اے سکھی غالبؔ
نا سکھی خسرؔو

ایسا نہیں ہے کہ عادل اسیر نئے ماحول سے اُکھڑے اُکھڑے رہتے ہوں۔ وہ ٹیلی ویژن کے صالح استعمال کے طرف دار ہیں اور اُس کے فوائد سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اُن کی نگاہ میں سائنسی کرامات وہیں تک قابل قبول ہیں جہاں وہ فطرت سے کھلواڑ نہ کریں۔ سماج کے لیے ایک آدرش کا کام کریں کسی طرح کے بگاڑ میں مددگار ثابت نہ ہوں:-

پیارے پیارے کھیل دکھائے
کھیل دکھا کے دل بہلائے
خوش ہوتی ہیں دیکھ کے باجی
اے سکھی سرکس
نا سکھی ٹی وی

مختصراً کہا جا سکتا ہے کہ عادل اسیر کی کہہ مکرنیوں کا یہ مجموعہ ''آ سہیلی بوجھ پہیلی'' جہاں بچوں میں مقبول ہوگا وہیں اُن کے بزرگوں کے لیے بھی دلچسپی کا باعث بنے گا اور مجھے اُمید ہے کہ ایک بار پھر ہم سب کو اپنے تہذیبی اقدار کی بازیافت کے لیے سوچنے پر مجبور بھی کر دے گا۔ (۱۰ر فروری ۲۰۰۳ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

(۱)

پڑھنے لکھنے میں کام آئے

ابّو جی بازار سے لائے

جس کے لیے بے چین تھی آپی

اے سکھی کاغذ

نا سکھی کاپی

RekhtaDownload.com

(۲)

گوداموں میں مال چھپائے

پہرا دے اور کچھ نہ بتائے

پتھر دل سے پڑ گیا پالا

اے سکھی بنیا

نا سکھی تالا

(۳)

جانے کیا کچھ سوچ رہا ہے

بیٹھا ہے تو بیٹھا ہُوا ہے

جیسے کوئی آوارہ بادل

اے سکھی گونگا

نا سکھی پاگل

(۴)

جُھوٹے کے بھی ہاتھ میں آئے

سچّا بھی وہ کام میں لائے

ساتھ رکھیں اُسے چور اور ڈاکو

اے سکھی پیسہ

نا سکھی چاقو

(۵)

اپنوں کا وہ ساتھ چُھڑائے

تن میں من میں آگ لگائے

دُوری بنادے ہر اک قُربت

اے سکھی دشمن

نا سکھی غُربت

(۶)

صُبح سویرے اُٹھ کر بیٹھوں

جلدی جلدی کپڑے پہنوں

بن کر دیکھوں چھیل چھبیلا

کیوں بھئی سرکس

نا بھئی میلہ

(۷)

دیکھوں تو مرا جی للچائے

نئے رنگ اور سواد میں آئے

ناریل، چاکلیٹ، آم اور کافی

اے سکھی بسکٹ

نا سکھی ٹافی

RekhtaDownload.com

(۸)

کوٹ پینٹ کی شان بڑھائے

سردی بھی کچھ دُور بھگائے

گلے میں جس کو باندھے بھائی

اے سکھی مفلر

نا سکھی ٹائی

(۹)

سارے گھر میں شور مچائے

کوئی اُس کو روک نہ پائے

بجا رہا ہے تتّھا راجہ

اے سکھی سیٹی

نا سکھی باجہ

RekhtaDownload.com

(۱۰)

کٹنی نے جب چُغلی کھائی

چاچا جی نے مار لگائی

تھپّڑ کی ہر تھاپ پہ ناچی

اے سکھی کٹنی

نا سکھی چاچی

(۱۱)

ٹپ ٹپ کر کے جل تھل کر دے

سارے گھر کو پاگل کر دے

ہر کمرے کو کر دے آنگن

اے سکھی نالا

نا سکھی ساون

RekhtaDownload.com

(۱۲)

آنکھوں کی وہ شوبھا بڑھائے
جو بھی دیکھے دیکھتا جائے
پھیلے ہے وہ آنکھیں مَل مَل
اے سکھی سُرمہ
نا سکھی کاجل

(۱۳)

جب بھی کھانا سامنے آئے
آس پاس ہی وہ منڈلائے
بچوں کو وہ لگے ہے ہوّا
اے سکھی کُتّا
نا سکھی کوّا

RekhtaDownload.com

(۱۴)

کھیت میں اُپجے جڑ کہلائے

بچّہ بوڑھا شوق سے کھائے

گھر میں وہ آتی ہے اکثر

اے سکھی مُولی

نا سکھی گاجر

(۱۵)

خوب ہرے پتّوں کی سبزی

خون بڑھانے والی سبزی

شوق سے کھائے ہر اک بالک

اے سکھی شالجم

نا سکھی پالک

Rekhtabooks Download.com

(۱۶)

چاول سبزی گوشت پکائے

پک جائیں تو سیٹی بجائے

گرم ہے اب بھی دیکھ لو چھو کر

اے سکھی چولھا

نا سکھی کوکر

(۱۷)

روٹی کا وہ ساتھ نبھائے

ہر لقمے کا سواد بڑھائے

جس کے بنا بے کار ہے برتن

اے سکھی چٹنی

نا سکھی سالن

RekhtaDownload.com

(۱۸)

روٹی کو وہ گول بنائے

چاروں جانب اُس کو گھمائے

لکڑی کا ہے اُس کا تن من

اے سکھی چکلا

نا سکھی بیلن

(۱۹)

پاس نہ اُس کو کوئی بٹھائے

وہ بیٹھے تو خود اُٹھ جائے

اچھّوں کی صحبت سے چُھوٹا

اے سکھی اَن پڑھ

نا سکھی جُھوٹا

(۲۰)

پیڑوں پر بھی وہ چڑھ جائے
شہد کا چھتّہ توڑ کے کھائے
بھاتے نہیں ہیں اُس کو آلُو
اے سکھی بندر
نا سکھی بھالُو

(۲۱)

جب جنگل میں بھاگے ہے وہ
دوڑ میں سب سے آگے ہے وہ
شیر بھی اُس سے دوڑ نہ جیتا
اے سکھی ہرنی
نا سکھی چیتا

RekhtaDownload.com

(۲۲)

ریل سے اُترے باہر آئے

گھر تک کیسے پہنچا جائے

ہم نے اسٹیشن پر مانگا

اے سکھی رکشا

نا سکھی تانگا

(۲۳)

تتّھے کو بھی دل سے بھائے

کُرکُر کر کے خوب چبائے

چائے سے جس کو کھائیں آپا

اے سکھی بسکٹ

نا سکھی پاپا

(۲۴)

گرمی کی وہ پیاس بجھائے
سردی میں بھی چُھوٹ نہ پائے
بُوجھ سکے تو بُوجھ سیانی
اے سکھی شربت
نا سکھی پانی

(۲۵)

ایک انوکھی چیز ہے ایسی
دُنیا میں نہیں کوئی ویسی
جس سے گھر آنگن میں جھانکیں
اے سکھی کھڑکی
نا سکھی آنکھیں

RekhtaDownload.com

(۲۶)

بھاری بھر کم بوجھ اُٹھائے

پیٹھ پہ اپنی سیر کرائے

ہم سب کا وہ پیارا ساتھی

اے سکھی گھوڑا

نا سکھی ہاتھی

(۲۷)

نرم ملائم جی للچائے

مُنہ میں میرے پانی آئے

دیکھ کے اُس کا پیارا جلوہ

اے سکھی لڈّو

نا سکھی حلوہ

RekhtaDownload.com

(۲۸)

میں جو کروں وہ کر کے دکھائے
نقل اُتارے شور مچائے
اُچھلے کودے باہر اندر
اے سکھی بچّہ
نا سکھی بندر

(۲۹)

گھر کی حفاظت خُوب کرے ہے
کام میں سالوں سال چلے ہے
جس کو سنبھال کے رکھّے بھابی
اے سکھی بٹوا
نا سکھی چابی

RekhtaDownload.com

(۳۰)

پُھول اور پودوں کو نہلائے

پیڑ کے پتوں کو چمکائے

بدلے سارے باغ کا عالم

اے سکھی مالی

نا سکھی شبنم

(۳۱)

تیزی بڑوں کو اپنی دکھائے

بچوں پر بھی رعب جمائے

کانپے جس سے تھر تھر لائف

اے سکھی ٹیچر

نا سکھی نائف

(۳۲)

دشمن سے بھی لڑ جائے ہے

جھگڑا ہو تو اَڑ جائے ہے

جس سے ڈر کر بھاگے گھوڑا

اے سکھی لاٹھی

نا سکھی کوڑا

(۳۳)

جب بھی کھائیں بُھوک مٹائے

سارے بدن میں طاقت لائے

جس کے آگے بھائے نا بوٹی

اے سکھی حلوہ

نا سکھی روٹی

RekhtaDownload.com

(۳۴)

دانت ہمارے چمک رہے ہیں

اچھی طرح سے صاف کیے ہیں

اس کو سمجھ مت پیاری صابُن

اے سکھی منجن

نا سکھی داتُن

(۳۵)

کھیت میں جا کر چارا کھایا

دودھ دہی کا کام بنایا

صبح کو اُٹھ کر جنگل جائے

اے سکھی بکری

نا سکھی گائے

RekhtaDownload.com

(۳۶)

بھیک مانگ کر روٹی کھائے

کام کاج سے جان چُرائے

عادت سے ہے اپنی حقیر

اے سکھی مفلس

نہیں فقیر

(۳۷)

ابّو اُس کو کام میں لائیں

دھار سے اُس کی ہاتھ بچائیں

داڑھی بنائیں جس سے اکثر

اے سکھی قینچی

نا سکھی ریزر

RekhtaDownload.com

(۳۸)

خوش خط مجھ کو لکھنا سکھایا
ساتھ قلم کا خوب نبھایا
لے کر آئے وہ خوش بختی
اے سکھی کاغذ
نا سکھی تختی

(۳۹)

چاچا چاچی کو وہ بھائے
خالہ نمک لگا کر کھائے
خوش ہوتے ہیں کھا کر خالُو
اے سکھی مُولی
نا سکھی آلُو

RekhtaDownload.com

(۴۰)

بارش میں وہ ناچ دکھائے
دوڑے جُھومے پر پھیلائے
چڑیا گھر میں جس کا شور
اے سکھی کویل
نا سکھی مور

(۴۱)

نرم، ملائم، میٹھا آیا
گھر کے سب افراد نے کھایا
ابّو لائے بھر کر تھیلا
اے سکھی چیکو
نا سکھی کیلا

RekhtaDownload.com

(۴۲)

مکتب لے کر مجھ کو جائے
چھٹی میں گھر واپس لائے
سرپٹ دوڑے جیسے گھوڑا
اے سکھی موٹر
نا سکھی رکشا

(۴۳)

پانی بھرنے کے کام آئے
پنہاری جو سر پہ اُٹھائے
پنگھٹ سے بھر کر لاؤں جا کر
اے سکھی لوٹا
نا سکھی گاگر

(۴۴)

صبح سویرے وہ اُٹھ جائے
شور مچا کے سب کو جگائے
دادا سے کیا بولا پوتا
اے سکھی مُرغی
نا سکھی توتا

(۴۵)

ٹھنڈی ٹھنڈی پُروا لائے
گرمی کو وہ دُور بھگائے
گھوم رہا ہے جیسے پاگل
اے سکھی پنکھا
نا سکھی بادل

RektaBook Download.com

(۴۶)

کھیتوں میں ہریالی لائے

باغوں میں خوشبو بکھرائے

بھیگ گیا ہے جس سے انگرکھا

اے سکھی شبنم

نا سکھی برکھا

(۴۷)

کپڑے دھوئے مُنہ بھی دُھلائے

برتن گندے صاف کرائے

میل نکالے سارا چُن چُن

اے سکھی دھوبی

نا سکھی صابُن

(۴۸)

پہن کے پانی میں گھُس جائے

باتھ رُوم میں خوب نہائے

مُنّے پر لگتا ہے اچھّا

اے سکھی کُرتا

نا سکھی کچھّا

(۴۹)

جب بھی خُود میں آگ لگائے

پیٹ کی سب کے آگ بجھائے

ہر گھر میں اُسے میں نے دیکھا

اے سکھی ماچس

نا سکھی چولھا

RekhtaDownload.com

(۵۰)

پیارے پیارے کھیل دکھائے

کھیل دکھا کر دل بہلائے

خوش ہوتی ہیں دیکھ کے باجی

اے سکھی سرکس

نا سکھی ٹی وی

(۵۱)

ایک بڑی مشکل سے بچایا

احسان اُس نے کیا خُدایا

کھانے سے مجھے جس نے روکا

اے سکھی چُغلی

نا سکھی دھوکا

RekhtaDownload.com

(۵۲)

موسیقی کا ماہر بھی تھا

صوفی بھی تھا شاعر بھی تھا

کوئی اُس کا نام تو بُوجھو

اے سکھی غالبؔ

نا سکھی خسروؔ

(۵۳)

مٹّی کے بِل میں رہتا ہے

سردی گرمی کو سہتا ہے

جس سے سب جاتے ہیں کانپ

اے سکھی بِچھُّو

نا سکھی سانپ

(۵۴)

بستر پر جب ہوتے ہیں ہم
کس کے لیے پھر روتے ہیں ہم
ہم کو سُنائے روز کہانی
اے سکھی خالہ
نا سکھی نانی

(۵۵)

ہر ضد میری پوری کر دیں
ٹافی بسکٹ جیب میں بھر دیں
گودی سے نا اُن کی اُتروں
اے سکھی چاچا
نا سکھی ماموں

(۵۶)

رنگوں کی بوچھار میں آئے

پیار محبت ساتھ وہ لائے

مل کر کھیلیں آ ہمجولی

اے سکھی ناٹک

نا سکھی ہولی

(۵۷)

پُھول کھلائے رنگ برنگے

ڈھیر لگا دے کلیاں غنچے

ہر اک شے پر لائے نکھار

اے سکھی مالن

نہیں بہار

RekhtaDownload.com

(۵۸)

بارش کا جب موسم آئے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھلائے

جس میں بیٹھ کے ننّھا جُھولا

اے سکھی رکشا

نا سکھی جُھولا

(۵۹)

رات گئے میں سامنے آؤں

جگمگ جگمگ روپ دکھاؤں

پہچانو تو کون ہوں بابُو

کیوں بھئی تارا

نا بھئی جگنو

(٦٠)

نفرت کو وہ دل سے مٹائے
میل جول کی بات سکھائے
غصّے کو دیتا ہے اُتار
اے سکھی پیسہ
نا سکھی پیار

(٦١)

وقت پہ کھانا پینا چھوڑا
مکتب سے بھی مُنہ کو موڑا
جس کی وجہ سے ہو گئے فیل
اے سکھی سُستی
نا سکھی کھیل

RekhtaDownload.com

(۶۲)

گرمی کی وہ پیاس بجھائے

سردی کا احساس مٹائے

تن میں من میں چُستی لائے

اے سکھی کافی

نا سکھی چائے

(۶۳)

کڑوے مُنہ کا وہ آتا ہے

سر کاٹو تو کف لاتا ہے

کھائیں لگا کے نمک اور زیرا

اے سکھی لیمو

نا سکھی کھیرا

RekhtaDownload.com

(۶۴)

علم کی دولت لے کر آئیں
ممکن ہے انعام بھی پائیں
صبح سویرے جاتے ہیں سب
اے سکھی دفتر
نا سکھی مکتب

(۶۵)

ہر کھانے کی شان ہے اُس سے
چٹخارے کی جان ہے اُس سے
میٹھے کی وہ کھولے چمک
اے سکھی چینی
نہیں نمک

RekhtaDownload.com

(۶۶)

دشمن سے بھی اچھا نہیں ہے

دانائی سے رشتہ نہیں ہے

کمزوروں کو جس نے رگڑا

اے سکھی غصّہ

نا سکھی جھگڑا

(۶۷)

پڑھتے پڑھتے سر چکرائے

پھر بھی مجھ کو سمجھ نہ آئے

ایک ایک سبق ہے اُس کا عذاب

اے سکھی ہندی

نہیں حساب

(۶۸)

دنیا میں تبدیلی لائے

جینے کا ہر ڈھنگ سکھائے

فائدے اُس کے بے حساب

اے سکھی پیسہ

نہیں کتاب

(۶۹)

کاپی کتابوں کا رکھوالا

منگوایا ہے رنگ برنگا

دیکھ رہی ہوں اُس کا رستہ

اے سکھی فائل

نا سکھی بستہ

RekhtaDownload.com

(۷۰)

میٹھی چیزیں کھائیں گے ہم

نئے نئے کپڑے لائیں گے ہم

جب بھی ہوگی اُس کی دید

اے سکھی میلہ

نا سکھی عید

(۷۱)

تہذیبوں کی شان ہے اُس میں

سارا ہندوستان ہے اُس میں

دنیا بھر میں جس کی خوشبو

اے سکھی انگلش

نا سکھی اردو

(۷۲)

مرزا غالب کو للچائے
علّامہ کے من کو بھائے
بُوجھ سہیلی اُس کا نام
اے سکھی حُقّہ
نا سکھی آم

(۷۳)

سامنے میرے لہرائے ہے
جھلمل جھلمل بَل کھائے ہے
چھپ کر بیٹھے جس میں دُلہن
اے سکھی پردہ
نا سکھی چلمن

(۷۴)

سونے جیسا رنگ بکھیرے
ملے وہ گھر میں تیرے میرے
لپ لپ کرتی جیسے ناگ
اے سکھی گرمی
نا سکھی آگ

(۷۵)

نیکی کی وہ راہ لگائے
جُھوٹ فریب سے ہم کو بچائے
ہر مسلم کو اُس پر ناز
اے سکھی مُلّا
نہیں نماز

RekhtaDownload.com

# SOME OF OUR URDU PUBLICATIONS

ISBN: 81-87944-00-5
Pages 32 Rs. 12.00

ISBN: 81-87944-01-3
Pages 32 Rs. 12.00

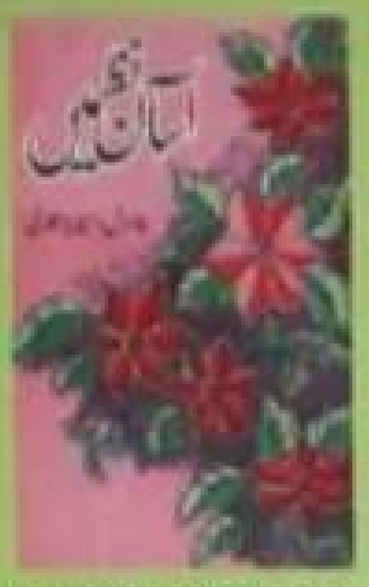

ISBN: 81-87944-02-1
Pages 32 Rs. 12.00

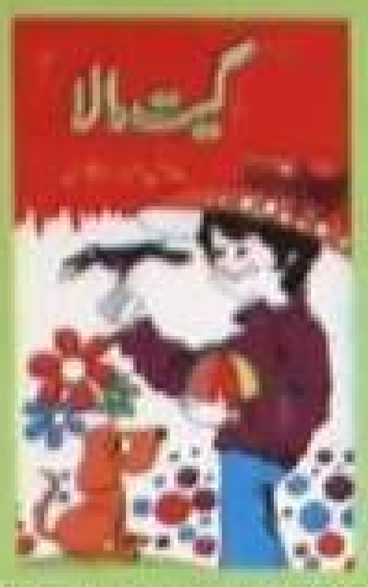

ISBN: 81-87944-03-X
Pages 48 Rs. 15.00

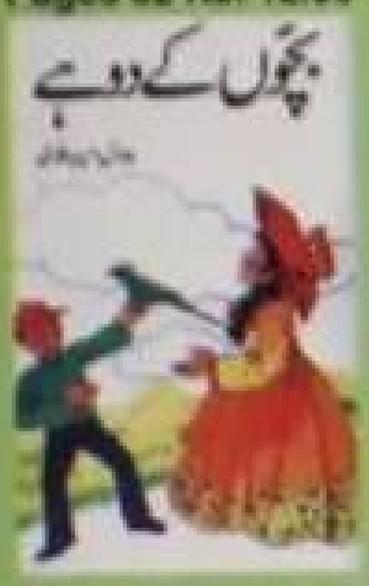

ISBN: 81-87944-04-8
Pages 32 Rs. 12.00

ISBN: 81-87944-05-6
Pages 80 Rs. 30.00

ISBN: 81-87944-06-4
Pages 48 Rs. 20.00

ISBN: 81-87944-07-2
Pages 80 Rs. 30.00

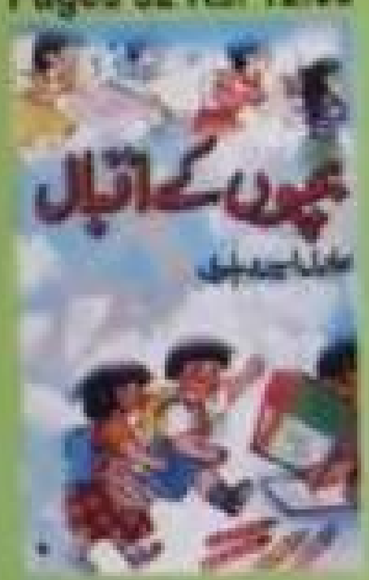

ISBN: 81-87944-08-0
Pages 60 Rs. 20.00

ISBN: 81-87944-09-9
Pages 48 Rs. 15.00

ISBN: 81-87944-10-2
Pages 32 Rs. 12.00

ISBN: 81-87944-11-0
Pages 24 Rs. 10.00

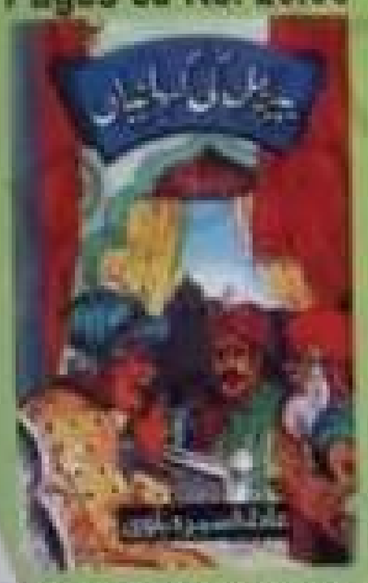

ISBN: 81-87944-12-9
Pages 32 Rs. 12.00

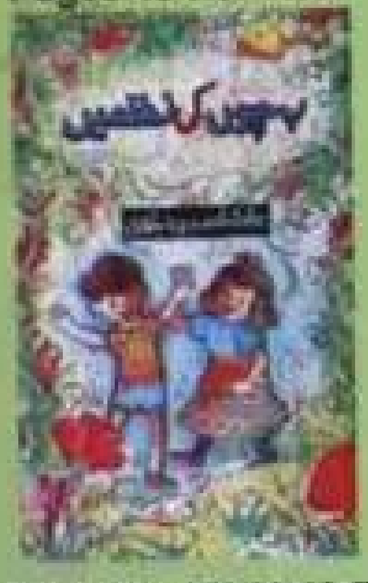

ISBN: 81-87944-13-7
Pages 32 Rs. 12.00

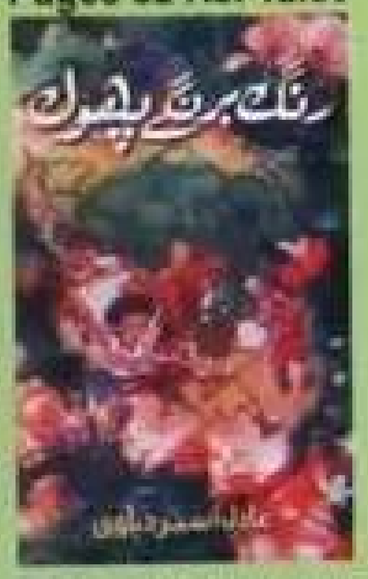

ISBN: 81-87944-14-5
Pages 32 Rs. 12.00

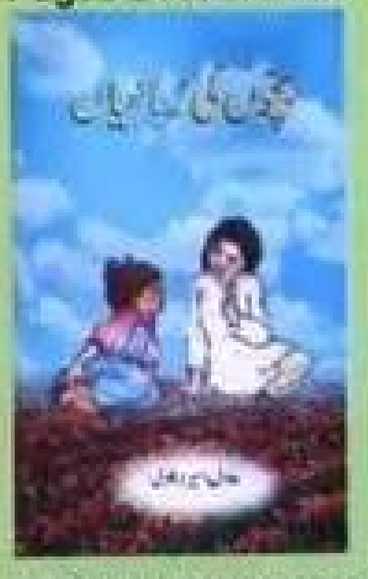

ISBN: 81-87944-15-3
Pages 32 Rs. 12.00

ISBN: 81-87944-17-X
Pages 64 Rs. 20.00

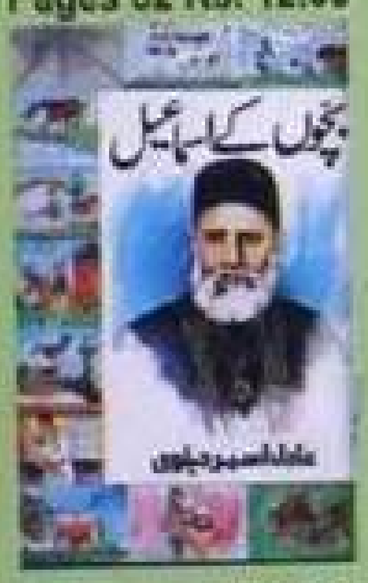

ISBN: 81-87944-18-8
Pages 32 Rs. 12.00

ISBN: 81-87944-19-6
Pages 32 Rs. 12.00

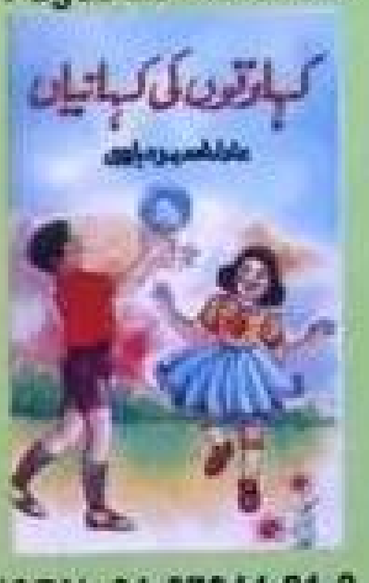

ISBN: 81-87944-21-8
Pages 48 Rs. 15.00

03
7
5895
۲۱۲


## MALIK BOOK DEPOT

3212, TURKMAN GATE, DELHI-110006
E- mail: aadilaseer@hotmail.com